نواب ابراہیم علی خاں خَلیل کی نعت گوئی

از

ڈاکٹر قائد علی خاں

صدر،شعبۂ اردو، ایس۔پی۔سی۔جی۔سی۔

اجمیر(راجستھان)

نواب ابراہیم علی خاں بہادر ریاست ٹونک کے چوتھے ایسے نواب ہیں جنہوں نے تقریباً 63 سال ریاست کی باگ ڈور سنبھالی۔اپنے والد بزرگوار نواب محمد علی خاں صاحب کی 1867 ء میں معزولی کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں مسندآرائے حکومت ہوئے۔آپ 1848ءمیں متولدہوئے۔کم عمری میں ہی حافظِ قرآن ہوئے۔ریاست کی ذمہ داریوں کے سبب زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن شعر و سخن سے والہانہ شغف رہا چنانچہ ادبی ذوق و شوق کے سبب آپ کے عہدِ حکومت میں ٹونک میں شعر و ادب کو کافی فروغ حاصل ہوا۔

نواب ابراہیم علی خاں خَلیل کی ادب نوازی اور شعر وسخن میں غیر معمولی دلچسپی کے سبب ملک کے مشاہیر شعراء و ادبا ء آ آکر ٹونک میں قیام پذیر ہوئے ۔ان میں ظہؔیر دہلوی، اؔسد لکھنوی ، بسمؔل خیر آبادی ،مؔضطر خیرآبادی جیسے کامل الفن اسا تذہ سخن کے نام بطورِ خاص لیے جا سکتے ہیں۔ان حضرات کی نغمہ سرائیوں اور سخن آرائیوں نے خطہ ٹونک کو ادبستان بنا دیا۔گویا یہ چھوٹی سی بستی حقیقتاً دہلی اور لکھنؤ کی قایم مقام بن گئی۔نواب خؔلیل نے ان اساتذہ سخن کی نہ صرف تنخواہیں مقرر کیں بلکہ وقتاً فو قتاً انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور خلعت و خطبات سے سر فراز بھی کیا۔نواب خؔلیل نے انہیں استادوں سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

عام روایت کے مطابق نواب صاحب موصوف نے اپنی شاعری کا آغاز غزلوں سے کیا لیکن وہ نعت گوئی کواصل میدانِ شاعری قرار دیتے تھے۔خؔلیل صاحب نے نعت میں خوب کمال حاصل کیا۔آپ کے چار کلام کے مجموعے یادگار ہیں۔ان میں "خیابانِ خلیل" صرف روز مرّہ پر مشتمل اشعار کا مجموعہ ہے۔ ایک نعتیہ مجموعہ

"مولود شریف" کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ ایک دیوانِ غزلیات اور ایک مجموعہ نعت غیر مطبوعہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔

خَلیل دربارِ رسالت ؐ میں :نواب خَلیل جہاں ادب نواز اور علم دوست انسان تھے۔وہیں نیک باطن ،متقی اور دیندار بھی تھے۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی محبت ان کے کردار سے عیاں تھی۔حبیب کبریا ؐسے والہانہ محبت اور عقیدت کے سبب انہوں نے مدحت سرائیِ رسولؐ کو اپنے جزوِ شاعری قرار دیا۔ لہٰذا آپ نے عشقِ رسول ؐ میں ڈوب کر بہت سی لاجواب نعتیں کہی ہیں جو آج بھی محافلِ میلاد ؐ میں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ سرکار خَلیل کا شاہکار مجموعہ نعت "میلادِ خلیل" رسولِ مقبول ؐ کی سیرت ِ مبارکہ پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ میں مرصّع نثر نگاری کے جوہر خاص طور پر قابل دید ہیں۔عمدہ اور پرکشش نثری احوال کے ساتھ موقع بہ محل نعتیہ غزلیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ان نعتیہ غزلوں کے اشعار اس قدر پُر اثر اور جذبہ عقیدت سے لبریز ہیں کہ پورا واقعہ دل میں اتر جاتا ہے۔ خَلیل صاحب کا یہ میلاد شریف اس قدر مقبول ہوا کہ عہدِ خَلیل سے لے کر آج تک ٹونک میں گھر گھر میں بڑے تُزک و احتشام سے محافلِ میلاد النبیؐ میں پڑھا جاتا ہے۔

نواب خَلیل نے اپنے دورِ حکومت میں جشن ِ میلاد النبیؐ کے اہتمام کی ایک عمدہ اور پاکیزہ روایت کا آغاز کیا۔ ہر سال ماہِ ربیع الاوّل میں ہفت روزہ محافلِ میلاد النبیؐ کا اہتمام بڑے تُزک و شان کے ساتھ کیا جاتا تھا ۔سرکارِ خَلیل کی یہ روایت اختتامِ ریاست کے بہت بعد تک قایم رہی اور آج بھی اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

نواب خَلیل کے عہد میں نعت گوئی کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ اسی زمانہ میں باہر سے تشریف لانے والے شعراء مثلاً بسمؔل خیر آبادی ،مؔضطر خیرآبادی ،آؔسد لکھنؤی ،ظہؔیر دہلوی ، الٰہی بخش نآزش ،انوؔر دہلوی،ثاؔقب دہلوی وغیرہ کے اسما خصوصیت کے حامل ہیں۔ ان حضرات نے یہاں کی شعری و ادبی فضا کو بے حد متاثر کیا ۔نیز نعتیہ مشاعروں اور محافلِ میلادؐ میں بھی کثرت سے شرکت کی۔عہدِ خلیلی کے اہم نعت گو شعراء میں استاد اصغر علی آبؔرو،محمد حبیب اللہ خاں فضائی،مظہر الدین مظؔہر، مولانا احمد حسن خاں ذؔکائی،احمد علی سیؔماب،محمد عالمگیرخاں کیؔف،محمد علی طاؔہر مالوی، احمد مرتضیٰ نؔظر، سید احمد اسؔعد،بھائی جان عاشؔق اور روؔحی وغیرہ

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عہدِ خؔلیل میں نعت گوئی کے رجحان اور ماحول پر جناب مختار شؔمیم "ریاست ٹونک اور اودو شاعری" میں رقم طراز ہیں:۔

"اردو شاعری کا ایک اور خاص رجحان جس نے عہدِ خلیلی میں ترقی کی طرف قدم بڑھایا نعت گوئی کا تھا ۔نعت گوئی دراصل ٹونک کے شعر و ادب کو یہاں کے تہذیبی اور مذہبی ماحول کی دین تھی۔ ۔۔۔شعرائے ٹونک میں فنِ نعت گوئی کے سلسلے میں وہ تمام خوبیاں بہ درجہ اتم موجود ہیں جو نعت نگاری کے لئے لازم ہیں۔ان کے نعتیہ کلام میں حسنِ خلوص اور جذباتِ عقیدت کے ساتھ ہی ادبی چاشنی اور فنکارانہ مہارت ملتی ہے۔" 1

(1 ۔ "ریاست ٹونک اور اردو شاعری" از مختار شمؔیم مطبوعہ بار اوّل جولائی 1977ء صحفہ 105 و صحفہ 106)

محافلِ میلادالنبیؐ کے انعقاد اور محفل پر نور پر تبصرہ کرتے ہوئے استاد آبؔرو " تاریخِ ٹونک" میں لکھتے ہیں:۔

"ایک عجیب بابرکت اور پُررونق محفل منعقد ہوتی تھی ۔جس کی خوبی ٍکا اندازہ کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ لطفِ خاص ،وہ دلچسپی ،وہ محویتِ عام کا عالم، بجز چشم دید طریقہ کے کسی طرح لکھنے میں نہیں آ سکتا۔" 2

(2 ۔ "تاریخِ ٹونک" مصنفہ سیّد اصغر علی آبؔرو)

نواب ابراہیم علی خاں نے 26 سال تک ان تقاریب مبارکہ کا اہتمام فرمایا اور بعد میں یہ سلسلہ جاری و ساری رہا۔ جہاں تک نواب خؔلیل کی نعت گوئی کے محاسنِ شعری کا سوال ہے موصوف کاانداز بیان صاف اور شستہ ہے۔زبان با محاورہ اور الفاظ کی نشست و برخاست کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ ضرب المثال کے انتخاب اور جذبے کے جوش و عقیدت نے نعتوں کو مزید پر کیف اور موثر بنا دیا ہے۔ آپ کا سلجھا ہوا لب و لہجہ ،روانی، متانت اور سادگی قابل دید ہے۔ حضرتِ خؔلیل کے نعتیہ رنگ کی جلوہ سامانیاں بلحاظِ موضوع درجِ ذیل اشعار میں ملاحظہ کیجیے اور سبحان اللہ کہیے:۔

ولادت بہ سعادت: ؎

پیدا ہوئے فخرِ جہاںؐ پیدا ہوئے فخرِ زمنؐ پیدا ہوئے مقصودِجاںؐ پیدا ہوئے مطلوبِ تنؐ

پیدا ہوئے شمعِ حرمؐ،پیدا ہوئے ابرِ کرمؐ پیدا ہوئے لطفِ اتمؐ پیدا ہوئے شیریں سخنؐ

جو تھے پریشاں اے خؔلیل اب حق کا رستہ پائیں گے

تشریف لاتے ہیں یہاں محبوب ِ ربِّ ذوالمننؐ

شانِ محّمدی ؐ:۔

محمدؐ تاجِ فرقِ مرسلیں ہیں محمدؐ جانِ ایماں با لیقیں ہیں

گوہر ِ تاجِ رسالت افتخار ِ انبیاءؑ معدنِ افضال ِ پیہم یا حبیب کبریاؐ

لکھے کیا خؔلیل آپؐ کی شانِ رفعت ہوئے آپؐ ہی وقارئے محمدؐ

دانش و ادراک سے باہر ہے شانِ مصطفٰیؐ

حیطہء تحریر سے بالا ہے مشکبوئے رسولؐ

عشقِ محمدیؐ: ؎

نجات آپؐ ہی کی شفاعت سے دے گا وہاں پروردگار اے محمدؐ

شفیع ِ جہاں آپؐ سا جب وہاں ہے نہ ہوگا کوئی شرمسار اے محمدؐ

بن گیا ہے عرصہ محشر میں عصیاں کا علاج

وہ جو ہے بہرِ شفاعت سب سے اقرارِ رسولؐ

شوقِ دیدارِ مدینہ: ؎

زہے عزت و افتخار مدینہ کہ ہو آپ ؐسا تاجدارِ مدینہؐ

دکھا دے خدا یا دیارِ مدینہ بہت شاق ہے انتظار ِ مدینہ

ہے نزہت فزا کیا بہارِ مدینہ ریاضِ جناں ہے دیارِ مدینہ

زمیں کیا فلک پر بھی رکھتے نہیں ہیں قدم ناز سے خاکسارِ مدینہ

الغرض نواب ابراہیم علی خاں خؔلیل کے کلام میں سیکڑوں اشعار قابل انتخاب ہیں۔جو ان کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مجموعوں میں موجود ہیں لیکن یہاں صرف وہی اشعار نقل کیے گیے ہیں جن سے موصوف کی نعت گوئی کے معیار و فن کا اندازہ کیا جا سکتا ہو۔یہ امر بھی قابل وضاحت ہے کہ جہاں "میلادِ خلیل" میں رسولِ اکرم ؐ کی توصیف و تعریف میں بہترین نعتیں کہی ہیں۔وہی سیرتِ مبارکہ کے احوال و واقعات کو بڑے دلکش اور خوبصورت عبارت آرائی کے ساتھ نثر کے قالب میں ڈھالا ہے جس کا ہر لفظ مترنم اور ہر جملہ مربوط اور مرصّع ہے مثلاً ایک جگہ رسول ِ مقبولؐ کی ولادت بہ سعادت کے احوال یوں بیان فرماتے ہیں ۔چند سطور بطور نمونہ ملاحظہ کیجیے:-

"منقول ہے کہ شبِ ولادت شریف میں حضرت ِ حوّا اور سارااور ہاجرا اور آسیہ اور مریم علیین و السلام حوروں کو لے کر حاضر ہوتی تھیں اور خدمت ولادت با سعادت کو بسر و چشم انجام دیتی تھیں۔حضرت آمنہ آپؐ کی والدہ شریفہ نے فرمایا کہ میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور اپنی انگلی طرف آسمان کے اٹھائی جیسے کہ اہلِ تضرع و زاری کرتے ہیں ۔پھر میں نے دیکھا کہ ابر سفید آسمان سے آیا اور آپؐ کو میری آنکھوں سے غائب کیا۔" 1

(1 ؎ "میلادِ خلیل" مصنف نواب ابراہیم علی خاں خؔلیل چوتھا ایڈیشن صفحہ 34)